

سی ایس آئی کے گولڈن جوبلی سال کے افتتاح کی تقریب میں وزیراعظم کی تقریر کے اقتباسات

Posted On: 04 OCT 2017 8:05PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 5 اکتوبر: وزیراعظم جناب نریندر مودی نے آئی سی ایس آئی کے گولڈن جوبلی سال کے افتتاح کی تقریب میں جو تقریر کی تھی، اس کے چید-چید اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

مرکزی کابینہ میں میرے رفیق، کارپوریٹ امور کے وزیر مملکت جناب پی پی چودھری

انسٹیٹیوٹ آف کمپنی سیکریٹریز آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر شیاام اگروال جی اور اس تقریب میں شامل تمام خواتین و حضرات

آج آئی سی ایس آئی اپنے 95 ویں برس میں داخلہ ورتا ہے۔ اس موقع پر میں اس ادارے کے سپہی لوگوں کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ میں ایسے عالموں کے درمیان ہوں، جو اس بات کے لئے ذمہ دار ہیں کہ ملک کی رکنہ قوانین کی پابندی کرے اور اپنے بہتری کھانوں میں خردبرد نہ کرے۔ مکمل شفافیت رار رکھی جائے۔ آپ سب اپنی ذمہ دار کس طرح نبھاتے ہیں، اس سے ملک کی کارپوریٹ ثقافت طے ہوتی ہے۔ آپ کے لئے گئے صحیح یا غلط مشورے ملک کی کارپوریٹ انتظامیہ کو متاثر کرتے ہیں۔

! سانبھو

بھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے جب تعلیم ایک ہی طرح کی دی جاتی ہے۔ لیکن اسے حاصل کرنے والوں کے روئے مختلف ہوتے ہیں جیسے ایک ہی تعلیم بدھشتر کو بھی ملی تھی اور وہی ایک تعلیم درپودھن کو بھی ملی تھی۔ لیکن دونوں کے روئے مختلف رہے۔ مہارٹ میں درپودھن نے کیا ایسا نہیں کیا۔ میں دھرم اورادھرم کے بارے میں نہیں جانتا لیکن دھرم کے راستے پر چلتا میری فطرت میں بن پایا اور میں ادھرم کے راستے سے ناگوار ہوں۔ میں کرسکا۔ ایسے ہی لوگوں کو آپ کا ادارہ صحیح راستے پر چلنے کی یاد دلاتا ہے۔

ک میں ایمانداری اور شفافیت کو ادارہ جاتی شکل دینے میں آپ کے ادارے کا کردار انتہائی اہم رہا ہے۔

! سانبھو

یہ بات ملک پر بھی صد فی صد منطبق ہوتی ہے کہ جیسے کسی جنگل کے ایک سوکھے درخت میں آگ لگ جائے تو پورا جنگل خاکستر ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کنبے کا کوئی ایک شخص بھی غلط کام کرے تو پورے کنبے کا اعتبار، وقار اور عزت مٹی میں مل جاتی ہے۔ مارے ملک میں مٹھی بھر ایسے لوگ ہیں جو ملک کے وقار اور مارے ایماندار سماجی نظام کو کمزور کرتے رہے ہیں۔

ان لوگوں کو نظام اور اداروں سے ہٹانے کے لئے سرکار نے پہلے دن سے ہی صفائی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اسی مہم کے تحت سرکار ہنتے ہی

اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم ایس آئی ٹی بنائی گئی ہے۔

بیرون ملک جمع کالے دھن کے لئے بلیک منی ایکٹ بنایا گیا۔ متعدد نئے ملکوں کے ساتھ ٹیکس معاہدے کیے گئے اور پرانے ٹیکس معاہدوں میں تبدیلیاں کی گئیں۔

انسولونسی اور بینک ریٹسی کورٹ بنایا گیا ہے۔

سال سے مورد التوا میں ہڑا بے نامی اثاثہ قانون نافذ العمل کیا گیا۔ 28-

متعدد برسوں سے زیر التوا ہڑا جی ایس ٹی قانون نافذ کیا گیا اور۔

نوٹ بندی کا فیصلہ لینے کی مدت و جرأت بھی اسی سرکار نے کی۔ اس سرکار نے ملک میں ادارہ جاتی ایمانداری کو مضبوط کرنے کا کام کیا اور یہ اس سرکار کی ان تھک محنت کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ملک کی معیشت کم نقدی کے ساتھ چل رہی ہے اور نوٹ بندی کے بعد مجموعی گھریلو نمو کی مناسبت سے نقدی کی شرح 9 فیصد ہو گئی ہے جو آٹھ نومبر 2016 سے قبل بارہ فیصد سے زیادہ ہو کر رہی تھی۔

! سانبھو

مہارٹ میں ایک اور شخصیت تھی شلی کی۔ شلی میدان جنگ میں کرن کا رتھ چلاتے تھے اور میدان میں جو کچھ دکھائی دیتا تھا، اس سے وہ مایوسی پھیلاتے تھے۔ شلی جیسے لوگ آج بھی موجود ہیں۔ کچھ لوگوں کو مایوسی پھیلانے سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مزاج کے لوگوں کے لئے ایک سہ ماہی کی نمو کم ہوتی ہے سب سے بڑی خبر ہے۔ ایسے لوگوں کو جب اعداد و شمار مطابقت رکھتے ہیں تو ادارہ اور عمل دونوں ہی درست محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن جب اعداد و شمار معقول نہیں ہوتے تو یہ لوگ ادارے اور اس کے عمل پر سوال کھڑے کرنے لگتے ہیں۔ کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے ایسے لوگوں کو پہچاننا بہت ضروری ہے۔

! بھائیو اوربہ نو

ایک دور وہ تھا جب عالمی معیشت کے حوالے سے ہندوستان کو ایک نئے گروپ کا حصہ بنایا گیا تھا۔ یہ گروپ جی-7، جی-8 اور جی-20 جیسا گروپ نہیں تھا۔ اس گروپ کا نام تھا: فریگائل فائیو۔ اسے ایک ایسا گروپ مانا گیا تھا جس کی اپنی معیشت تو اس کے لئے ایک مسئلہ تھی۔ یہ بلکہ وہ عالمی معیشت کی بازخالی میں بھی مانع ہوتی تھی۔ علم معاشیات کا کم علم رکھنے والے لوگوں کو یہ بات اب بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ اس وقت کے ماحول میں معاشیات کے موجود ہونے کے باوجود ایسا کیسے ہو گیا۔

ان دنوں مارے ملک میں مجموعی گھریلو شرح نمو سے زیادہ افراط زر پر گفتگو کی جاتی تھی۔

مالیاتی خسارے اور موجود کھاتے کے خسارے میں نمو پر باتیں ہوتی تھی۔

روپے کے مقابلے میں ڈالر کی قیمت میں نمو ہونے پر سرخیوں کی خبریں بنا کرتی تھیں۔ یہ ان تک شرح سود میں بھی نمو کا ذکر شامل ہوتا رہتا تھا۔

ملک کی ترقی کو منفی سمت میں لے جانے والے یہ پیرامیٹر اس وقت کچھ لوگوں کو پسند آتے تھے۔ آج جب ان پیرامیٹر میں سدھار آیا ہے، ترقی کو صحیح سمت ملی ہے تو ان ماحول معاشیات نے اپنی آنکھوں پر پردہ ڈال لیا ہے۔

! سانبھو

یہ بات درست ہے کہ پچھلے تین برسوں میں تین برسوں کے دوران سات اعشاریہ پانچ فیصد کی شرح نمو حاصل کرنے کے بعد اس بات اپریل-جون کی سہ ماہی میں جی ڈی پی کی شرح میں کمی درج ہوئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی پوری طرح درست ہے کہ سرکار اس رجحان کو بدلنے کے لئے پوری طرح ہمت بست ہے۔

تعدد ماحول میں اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ ملک کی معیشت کی بنیادیں مضبوط ہیں۔ ہم نے ماحولات سے متعلق کئی مہمیں فیصلہ لئے ہیں اور یہ عمل مسلسل جاری رہے گا۔ ملک کے مالیاتی استحکام کو بھی برقرار رکھا جائے گا۔ سرمایہ کاری بڑھانے اور معاشی ترقی کو رفتار دینے کے لئے ہم نے ممکن اقدام کرتے رہیں گے۔ میں یہ یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ سرکار کی جانب سے کئے گئے اقدامات آئندہ برسوں میں ترقی کی ایک نئی بنا ڈالیں گے۔

! سانبھو

تو بھی طبقہ ایمانداری کے ساتھ ملک کی ترقی میں شامل ہوتا ہے، ملک کے مرکزی قومی دھارے میں شامل ہوتا ہے، میں اسے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اسے پریشان نہ ہونے دیا جائے گا۔ جی ایس ٹی نظام میں جیسے جیسے تبدیلی کی ضرورت ہوگی، ہم تبدیلی اور سدھار کرتے رہیں گے۔ موجود معاشی حالات کا ذکر کرتے ہوئے میں کچھ معلومات آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ ان کا مطلب کیا ہے اس کا فیصلہ میں آپ پر اور اپنے اہلکاروں پر چھوڑتا ہوں۔

! سانبھو

مجھے پختہ یقین ہے کہ آپ نے اپنی پالیسی گامیوری میں نہیں خریدی ہوگی، یہ لے کچن کا بجٹ دیکھا ہوگا۔ بچوں کی پڑھائی کا خرچہ دیکھا ہوگا، بڑے بزرگوں کے دواور علاج کا خرچہ دیکھا ہوگا، اس کے بعد اگر کچھ پیسے بچتے ہیں تو تب کہ بن جاکر گاڑی کے بارے میں سوچا جاتا ہے۔ یہ مارے سماج کی بنیادی سوچ ہے اور اگر ایسے میں ملک میں جن کے بعد پسینے کاروں کی فروخت بارہ فیصد زیادہ ہو جائے تو آپ کیا کریں گے۔ اگر جن کے بعد کمربیل گاڑیوں کی فروخت میں 25 فیصد اضافہ ہو جائے تو آپ

کیا کہ۔ یں گے۔ اگر گھریلو فضا یں سفر کرنے والے لوگوں کی تعداد میں بھی پچھلے دو مہینے کی مدت میں اضافہ۔ و جائے تو آپ کیا کہیں گے۔ اگر ملک میں ٹیلی فون کی تعداد میں بھی 14 فیصد اضافہ۔ تو کیا کہاجائے گا۔

! بھائیو بہنو

یہ اضافہ اشارہ کر رہا ہے کہ لوگ گاڑیاں خرید رہے ہیں، فون کنکشن لے رہے ہیں اور۔ وائی سفر کر رہے ہیں۔ یہ اشاریہ۔ شہری علاقوںمیں مانگ میں اضافے کو اجاگر کرتا ہے۔ اب اگر دیہی علاقوں کے اشاریہ کو دیکھیں تو حال کے دنوں میں ٹریکٹر کی فروخت **فیصد3** اضافہ۔ واءے۔ ایف ایم سی جی کے شعبے میں بھی مانگ کی شرح میں اضافہ۔ واءے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ملک کے لوگوں میں اعتماد بڑھتا ہے۔ جب لوگوں کو لگتا ہے کہ معیشت مضبوط ہے۔ حال کے اعدادوشمار کو دیکھیں تو کوئلے، بجلی، اسٹیل اور قدرتی گیس کی پیداوار میں بھی خاصا اضافہ درج واءے۔

! ساتھیو

اس سرکار نے وقت اور وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے پر زور دیا ہے۔ پچھلی سرکار کی تین سال کے کام کی رفتار اور۔ ماری سرکار کی تین سال کی رفتار میں کافی فرق نظر آتا ہے۔ پچھلی سرکار کے آخری تین سال تین برسوں میں دیہی علاقوں میں 80۔ زار کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر۔ وئی تھی جبکہ۔ ماری سرکار کے تین سالوں کے دوران ایک لاکھ 20 زار کلومیٹر سڑکیں تعمیر۔ وئی ہیں یعنی دیہی علاقوں میں 50فیصد سے زائد اضافہ۔ واءے۔ پچھلی سرکار نے اپنے آخری تین برسوں کے دوران 15۔ زار کلومیٹر قومی شاہراہیں تعمیر کرنے کا کام اوارڈ کیا تھا جبکہ۔ ماری سرکار نے 34۔ زار کلومیٹر سے زیادہ قومی شاہراہوں کا کام اوارڈ کیا ہے۔ اگر اسی شعبے میں سرمایہ کاری کی بات کی جائے تو پچھلی سرکار نے اپنی آخری تین برسوں کے دوران تحویل آرازی اور سڑکوں کی تعمیر کے کام پر 93زار کروڑ روپے کی رقم خرچ کی تھی جبکہ۔ ماری سرکار کے تین برسوں کے دوران یہ رقم بڑھ کر ایک لاکھ 83زار کروڑ روپے۔ وگئی ہے۔

آپ کو علم وگا کہ قومی شاہراہوں کی تعمیر میں سرکار کو کتنے انتظامی اور مالیاتی اقدام کرنے پڑتے ہیں۔ یہ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ سرکار نے کس طرح پالیسی پیرالیسیس کی حالت سے نکل کر پالیسی میکر اور پالیسی امپلی مینٹر کا رول ادا کیا ہے۔

! ساتھیو

ملک کے فزیکل انفراسٹرکچر سے جڑے ریل، سڑک، بجلی جیسے اہم سیکٹروں کے ساتھ ساتھ سرکار سوشل انفراسٹرکچر کو مضبوط کرنے پر بھی پوری توجہ مبذول کئے ہے۔ مہم نہ کفایتی مکانات کے شعبے میں ایسے پالیسی ساز فیصلے لئے ہیں۔ اور ایسے مالیاتی سدھار کئے ہیں جو اس شعبے کے لئے انتہائی غیر معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔

! بھائیو اور بہنو

پچھلی سرکار نے اپنے پہلے تین برسوں کے دوران محض 5۱۵ کروڑ روپے کی مالیت کے منصوبوں کی منظوری دی تھی جبکہ۔ ماری سرکار نے اپنے پہلے تین برسوں کے دوران ایک لاکھ۱۴۹کروڑروپے کے منصوبے کی منظوری ہے۔ یہ ملک کے درمیانہ درجے کے لوگوں کے طبقے کو مکان دینے کی اپنی عہدبستگی کا مظہر ہے۔

ے! بھائیو اور بہنو

ملک میں جاری ان چوطرفہ ترقیاتی کاموں کے لئے زیادہ پونجی کی سرمایہ کاری کی بھی ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ غیر ملکی سرمایہ کاری پر بھی سرکار زور دے رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگوں کو یہ بات ضرور یاد وگی کہ جب ملک کے انشورنس کے سیکٹر میں اصلاحات کی بات شروع وئی تھی تو اخباروں کی یہڈ لائن یہ۔ وگئی تھی کہ اگر ایسا وگا تو یہ بہت بڑا معاشی فیصلہ وگا۔ یہ پچھلی سرکار کے وقت کی بات ہے۔ وہ سرکار چلی گئی لیکن بیمہ کے شعبے میں اصلاحات نہ ہیں۔ ویاہیں۔

! بھائیو، بہنو

تعمیرات کے سیکٹر میں اب تک غیر ملکی پونجی کی سرمایہ کاری کا 75 فیصد سے زائد حصہ پچھلے تین برس میں واءے۔ ایئر ٹرانسپورٹ سیکٹر میں بھی اب تک کی کل غیر ملکی پونجی کی سرمایہ کاری کا 69 فیصد پچھلے تین برسوں کے دوران واءے۔ کابینے کے شعبے میں بھی اب تک کل غیر ملکی پونجی سرمایہ کاری کا 56 فیصد حصہ پچھلے تین برسوں کے دوران واءے۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر اور۔ ارڈ ویئر میں بھی اب تک کل غیر ملکی پونجی کی سرمایہ کاری پچھلے تین برسوں کے دوران وئی ہے۔ بجلی کے سازوسامان کے سیکٹر میں بھی اب تک کی کل پونجی کی غیر ملکی سرمایہ کاری کی 52 فیصد سرمایہ کاری پچھلے تین برسوں کے دوران وئی ہے۔ اس کے ساتھ یہ قابل تجدید توانائی کے سیکٹر میں بھی کل غیر ملکی پونجی کی سرمایہ کاری کی 49فیصد سرمایہ کاری اسی سرکار کے تین برسوں کے دوران وئی ہے۔

! ساتھیو

یہ سرکار کی مسلسل کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ پچھلی سرکار کے وقت میں جس ایل ای ڈی بلب کی قیمت 50روپے واءے، اب سرکار کی اجالا اسکیم کے تحت اس کی قیمت محض 40 سے روپے۔ وگئی ہے۔ اب تک ملک میں۱۴۹روپے زیادہ ایل ای ڈی بلب تقسیم کئے جاچکے ہیں۔ اب اگر ایک بلب کی قیمت میں اوسطاً 50روپے کی بھی کمی مان لی جائے تو درمیانہ درجے کو اس سے تقریباً ساڑھے چھ زار کروڑروپے کی بچت وئی ہے۔ یہی نہ ہیں بلکہ ان بلیوں سے گھروں میں بجلی کی کھپت بھی کم وری ہے۔ بجلی کے بل بھی کم رقم کے آ رہے ہیں اور اندازاً اس سے درمیانہ درجے کو 13۔ زار 800روڑروپے کی بچت وئی ہے۔

! بھائیو، بہنو

درمیانہ درجے کا بوجھ کم کرنے کے لئے نچلے متوسط طبقے کو زیادہ مواقع فراہم کرنے اور غریبوں کو بااختیار بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے ووتے ہیں۔ اس کے لئے پالیسیاں بنائی پڑتی ہیں اور مدت مقررہ کے اندر ان کا نفاذ کرنا ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہر ممکن اقدامات کرتے رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ریوڑی ہائٹن کے بجائے ملک اور ملک کے لوگوں کو بااختیار بنانے کے کام میں مجھے کبھی کبھی تنقیدوں کا بھی سامنا کرنا پڑے گا لیکن میں اپنے حال کی فکر میں ملک کے مستقبل کو داؤں پر نہ لگا سکتا۔

! ساتھیو

اس سرکار نے پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ ساتھ پرنسپل سیکٹر پر بھی زور دیا ہے۔ کرنسی اسکیم کے تحت بینک گارنٹی کے بغیر نو کروڑ سے زیادہ کھاتے داروںکو یونے چار لاکھ کروڑ سے بھی زائد کی رقم قرض کے طور پر دی گئی ہے۔ ان نو کروڑ میں سے دو کروڑ 63لاکھ نوجوان ایسے ہیں جن ووں نے اپنا کاروبار کرنے کے لئے پہلے ہی بار کرنسی اسکیم کے تحت قرض لیا ہے۔ سرکار اسکال انڈیا مشن، اسٹینڈ اپ انڈیا اور اسٹارٹ اپ انڈیا جیسی اسکیموں کے ذریعہ بھی خود روزگاری کو فروغ دے رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فارمل سیکٹر میں لانے کے لئے کمپنیوں کو مالیاتی ترغیبات دی جارہی ہیں۔

! ساتھیو

فارمل سیکٹر میں ملازمتوں کے کچھ اشاریہ کو دیکھیں تو مارچ 2014 کے آخر میں ایسے تین کروڑ 26 لاکھ ملازمین تھے جو عملی روپ سے امپلائز پراویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن میں رہ مایہی ایف کا پیسہ جمع کر رہے تھے۔ پچھلے تین سال میں یہ تعداد بڑھ کر 4 کروڑ 80۔ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ کچھ لوگ یہ ان بھی یہ بھول جاتے ہیں کہ روزگار میں اضافے کے بغیر اس تعداد میں اضافہ نہ ہیں۔ وسکتا۔

! ساتھیو

مہ ساری اسکیموں کو اس سمت میں لے جا رہے ہیں جو غریب، نچلے متوسط طبقے اور درمیانہ درجے کے لوگوں کی زندگی میں انقلابی سدھار پیدا کر رہی ہے۔ جن دھن اسکیم کے تحت اب تک 30۔ کروڑ سے زیادہ لوگوں کے بینک کھاتے کھولے جاچکے ہیں۔

اجولا اسکیم کے تحت تین کروڑ سے زیادہ خواتین کو مفت گیس کنکشن دئے جاچکے ہیں۔ تقریباً 15۔ کروڑ غریبوںکو سرکار کی بیمہ اسکیم کے دائرے میں لایا گیا ہے۔ کچھ دن پہلے یہی رغربت کو مفت بجلی کنکشن دینے کے لئے سو بھاگی۔ اسکیم شروع کی گئی ہے۔

سرکار کی ایسی اسکیموں کے ذریعہ غریبوں کو بااختیار بنایا جا رہا ہے لیکن ان میں سب سے زیادہ نقصان اس بدعنوانی سے ہوتا ہے جسے کالادھن کہاجاتا ہے۔ بدعنوانی اور کالے دھن پر روک لگانے میں ملک کے کمپنی سکریٹریز کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

نوٹ بندی کے بعد جن تین لاکھ مشکوک کمپنیوں کے بارے میں معلوم واءے تھا کہ ان کے ذریعہ کالے دھن کا لین دین کیا جاسکتا ہے، ان میں سے دو لاکھ کمپنیوں کا رجسٹریشن منسوخ کیا جاچکا ہے۔ مجھے امید ہے کہ شیل کمپنیوں کے خلاف اس صفائی مشن کے بعد ڈائریکٹروں میں بھی بیداری پیدا وگی اور اس کے ذریعہ سے کمپنیوں میں شفافیت آئے گی۔

! ساتھیو

ملک کی تاریخ میں یہ دور بہت بڑی تبدیلی کا دور ہے، بہت بڑے بدلاؤ کا دور ہے۔ ملک میں ایماندار اور شفاف حکمرانی کی اہمیت سمجھی جانے لگی ہے۔

یٹ گروپانس فریم ورک کے تعین کے وقت آئی سی ایس آئی کی سفارشات کا کردار انتہائی مثبت رہا ہے۔ اور اب وقت کانتقاض ہے کہ اب آپ ایک نیا بزنس کلچر پیدا کرنے کے لئے سرگرم کردار ادا کریں۔

میں جب ملک اپنی پوری سالگرہ 50 منائی گا، اس وقت کے لئے میں آئی سی ایس آئی سے کچھ وعدے چاہتا ہوں۔ ان وعدوں میں آپ کے عزائم ہوں گے اور آپ کو اپنے 2022 کرنامے میں امید کرتا ہوں کہ اپنے گولڈن جوبلی سال کے آغاز میں آئی سی ایس آئی ان نشانوں کے حصول کے لئے الگ سے کچھ رہنما اصول طے کرے گا اور ان میں اپنے کام کاج کے طریقوں میں شامل کرے گا۔ ایک بار پھر آپ سب لوگوں کو بتاتے دیکھائی۔

م ن - س ش - رم

U-4965

(Release ID: 1504926) Visitor Counter : 2

